رسائل و مسائل

شرح منافع کا تعین

سوال : ملٹی نیشنل دواساز کمپنیاں جن میں کئی ایک مقامی ہوتی ہیں' جو ادویات فروخت کرتی ہیں ان پر کسان سے تقریباً ۲۰۰ فی صد سے بھی زیادہ منافع لیا جاتا ہے۔ ان کو کسان کی فلاح و بہبود کا کوئی خیال نہیں ہوتا اور صرف اپنے کاروبار اور منافع کی فکر ہوتی ہے۔ ملازمین کی کارکردگی بھی اسی معیار پر جانچی جاتی ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا ان کمپنیوں کا یہ کاروبار جائز ہے؟ کیا ان میں ملازمت کرنا جائز ہے؟

جواب : دواساز اداروں اور دیگر اداروں میں منافع کی شرح سے متعلق آپ کے سوال کا محرک جذبہ لائق تعریف ہے۔ بلاشبہ اسلام استحصال (exploitation)' مصنوعی طور پر حصول منافع کے لیے بازار میں مانگ پیدا کرنے' یا مال روک کر رکھنے کی شدت سے مخالفت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ تجارت کو اخلاقی اصولوں کا تابع بنایا جائے۔ چنانچہ آجر اور تاجر کا تعلق ہو یا تاجر اور صارف کا' ہر صورت میں اسلام عدل' توازن اور عدم استحصال کے اصول کو تجارت کی بنیاد قرار دیتا ہے۔

آپ نے سوال کیا ہے کہ بعض ملکی اور بین الاقوامی تجارتی ادارے کسانوں کے استعمال کی ادویات پر ۲۰۰ فی صد یا زائد منافع کماتے ہیں' اس صورت میں ان کمپنیوں میں ملازمت یا ان کی اشیا کی مارکیٹنگ کرنا شرعاً کہاں تک جائز ہے؟ اس سوال کے دو پہلو ہیں۔ ایک کا تعلق اس چیز سے ہے کہ کیا ایک تجارتی ادارے میں جو زیادہ منافع کما رہا ہو' ایک ایسے تجارتی ادارے کے مقابلے میں جو بہت واجبی نفع کما رہا ہو' ملازمت کرنا افضل اور زیادہ نیکی کا باعث ہے۔ اگر غور کیا جائے تو کسی ادارے میں ملازمت کی بنیاد عموماً اس کا کم یا زیادہ نفع حاصل کرنا نہیں ہوتا' بلکہ جس کام کے لیے ملازم رکھا جا رہا ہے اور جس چیز کا کاروبار کیا جا رہا ہے' یہ دو باتیں فیصلہ کن ہوتی ہیں۔ اگر ایک ادارہ کیمیاوی کھاد بنا رہا ہو اور دوسرا ادارہ شراب کشید کر رہا ہو' لیکن اس شراب کشید کرنے والے ادارے کے منافع کی شرح کم ہو تو کیا اس بنا پر کہ وہاں منافع کی شرح کم یا زیادہ ہے' ایک حرام چیز حلال ہو جائے گی؟

جہاں تک تعلق منافع کی شرح کا ہے' اگر آپ جائزہ لیں گے تو نہ صرف کیمیاوی ادویات بلکہ استعمال

کی اشیا اور اشیاے تزئین میں بعض اوقات شرح نفع مناسب ہو گی اور بعض میں بے حد زیادہ، مثلاً ایک سنار یا سبزی یا پھل فروش تھوک مارکیٹ کے مقابلے میں عموماً ۱۰۰ فی صد یا اس سے زائد منافع رکھ کر اپنا مال فروخت کرتا ہے۔ کیا شرح منافع کی بنا پر اس کا کاروبار اور وہاں کام کرنے والے ملازم معصیت اور حرام کے مرتکب ہو جائیں گے؟

بلاشبہ ۲۰۰ فی صد نفع نامناسب نظر آتا ہے، لیکن صرف اس بنا پر کسی ایسے ادارے میں ملازمت کو حرام نہیں قرار دیا جا سکتا۔ ہاں، اس ادارے کے مالکان کو متوجہ کرنے کی ضرورت ہو گی کہ وہ عوام کا استحصال نہ کریں۔ اس کے ساتھ ہی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ قیمتوں کے تعین میں عدم توازن کی اصلاح کے لیے ایسے ضوابط وضع کرے جن کے ذریعے کوالٹی کنٹرول اور قیمتوں کا مناسب اور عادلانہ نظام قائم ہو سکے۔ اسلام نے تجارت کا جو اخلاقی ضابطہ (work ethics) تجویز کیا ہے اس میں وہ حصول نفع کو اخلاقی اصولوں کے تابع بنانا چاہتا ہے اور ریاست کو نگرانی اور معاینے کا حق دیتا ہے۔ نبی کریمؐ بہ نفس نفیس بازار میں جا کر اجناس میں ہاتھ ڈال کر یہ یقین کیا کرتے تھے کہ جو مال اوپر رکھا ہے وہی اندر بھی ہے یا نہیں۔ اسلامی نظام معیشت میں جہاں اشیا کے معیار کی فکر اور پابندی کی جائے گی وہاں مناسب قیمتوں کا نظام بھی نافذ کیا جائے گا لیکن نفع کا تناسب کتنا ہو گا؟ اس کا انحصار خود کسی شے کی تیاری کے مراحل سے ہے۔ پیداواری ادارے سے لے کر صارف تک درمیان میں آنے والے افراد اور اداروں کے حق منافع کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ عادلانہ نظام میں بھی بعض اشیا میں منافع کا تناسب دیگر اشیا سے زیادہ ہو سکتا ہے (ڈاکٹر انیس احمد)۔

لہو و لعب کی مجالس میں شرکت

س: پی ٹی وی ایوارڈ کی تقریب میں جو فی الاصل محفل موسیقی تھی، آپ کی شرکت پر حیرت ہوئی اور افسوس ہوا۔ آپ جیسی شخصیت کو جو ملک میں دین کی علامت ہیں، لہو و لعب کی مجلس میں دیکھ کر، ہم جیسے عام افراد پر کیا گزرتی ہے، شاید آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ہم آپ سے مثال اور نمونہ پیش کرنے کی توقع رکھتے ہیں!

ج: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے کہ الدینُ النصیحۃ، یعنی دین خیر خواہی، امربالمعروف، خلوص نیت کے ساتھ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرنے کا نام ہے۔ پی ٹی وی ایوارڈ کی تقریب میں شرکت کے حوالے سے آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بلاشبہ نص قرآنی پر مبنی ہیں اور اس حمیت دینی کا اظہار کرتے ہیں جو دین اور مندرجہ بالا حدیث کا مقصود ہے۔ ہمیں اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہماری صفوں میں ایسی بہنیں اور بھائی موجود ہیں جو تکلفات کو درمیان میں لائے بغیر اظہار حق

کرتے ہیں۔ جب تک تحریک اسلامی میں ایک کارکن سے لے کر قیادت پر فائز افراد تک تنقید و احتساب کی آزادی اور اس کا استعمال رہے گا، تحریک اسلامی اور اس کے کارکن راہ راست پر قائم رہیں گے، ان شاء اللہ!

تحریک اسلامی کے کارکنوں کے لیے اولیں دو خلفاے راشدین کے وہ اقوال بنیادی اصول کی حیثیت رکھتے ہیں جن میں وہ یہ کہتے ہیں کہ جب تک وہ حق پر قائم ہوں ان کی اطاعت کی جائے اور جب وہ حق سے سرمو انحراف کریں، انھیں تیر کی طرح سیدھا کر دیا جائے۔

رقص و سرود اور موسیقی کی نشست میں نہ صرف دینی تشخص رکھنے والے کسی فرد کا، بلکہ کسی بھی صاحب ایمان کا، شرکت کرنا قرآن و حدیث کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔ سورہ لقمان میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دل فریب (لہو الحدیث) خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے (۳۱:۶)---- صاحب تفہیم القرآن نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے لہو و لعب سے مراد ہر وہ بات یا فعل لیا ہے جو انسان کو اپنے اندر مشغول کر کے کسی دوسری چیز سے غافل کر دے (تفہیم القرآن، ج ۴، ص ۸)۔ اور اس کے منفی معنی کی وضاحت میں گپ، خرافات، ہنسی مذاق، داستانیں، افسانے، ناول، گانا بجانا اور اس قسم کی چیزوں کو شامل کیا گیا ہے۔ گویا "لہو" ایک وسیع تر معنی رکھنے والی اصطلاح ہے۔ طرسوی نے تاج العروس میں اس سے وہ لذت مراد لی ہے جو ناپایدار ہو اور انسان کی توجہ اہم کاموں سے ہٹا کر غیر اہم کاموں کی طرف منعطف کر دے، یا ایسے کاموں میں لگا دے جو عبث ہوں۔ راغب اصفہانی نے اپنی المفردات میں اس سے ایسے امور مراد لیے ہیں جو انسان کو اہم کاموں سے باز رکھیں۔

گویا "لہو" کا اطلاق پی ٹی وی ایوارڈ پر ہی نہیں ہو گا بلکہ ایسی مجالس پر بھی ہو گا جہاں غیر مقصدی ادب، شعروشاعری اور ہنسی مذاق کیا جا رہا ہو اور جو انسان کو مقصد حیات سے دور کرنے والی ہوں۔ سورۃ الانعام میں لہوولعب کی اصطلاح کو دنیا کی زندگی کے حوالے سے استعمال کرتے ہوئے یوں کہا گیا ہے: دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور ایک تماشا ہے (۶: ۳۲)۔

سورۃ الانبیا میں اس کیفیت کو لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ط (دل ان کے دوسری ہی فکروں میں منہمک ہیں۔ ۲۱: ۳) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہاں بھی سیاق و سباق سے واضح ہوتا ہے کہ کھیل کود میں (لعب) میں پڑنا، دل و دماغ سے اصل مقصد حیات کو نگاہ سے اوجھل کر دیتا ہے۔ کہیں اس کی شکل مال کے "تکاثر" کی بھی ہو جاتی ہے چنانچہ (الْهٰی) کے حوالے سے فرمایا گیا: تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے (التکاثر ۱۰۲:۱)--- گویا ہر وہ کام جو اللہ کی یاد سے غافل کرنے والا ہو، خواہ وہ موسیقی ہو، دولت جمع کرنے کی دوڑ ہو، بے مقصد ادب اور شاعری ہو، یا کوئی

ایسی محفل جہاں شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جا رہا ہو' اس میں شرکت اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔

جہاں تک سوال ایک خاص فرد کے پی ٹی وی ایوارڈ کی تقریب میں شرکت کا ہے' بہتر یہی ہوتا کہ شرکت نہ کی جاتی۔ لیکن جس صورت حال میں شرکت کی گئی' واقعہ یوں ہے کہ اس شخص کی ملک سے غیر حاضری کے دوران اسے تحریری طور پر دعوت دی گئی کہ پروگرام کے آغاز میں تلاوت قرآن اور نعت خوانی کے حوالے سے افراد کو ایوارڈ دینے کے لیے وہ شرکت کرے۔ معذرت کرنے پر کہا گیا کہ یہ چند لمحات کا معاملہ ہے' تقریب میں بیٹھنا شرط نہیں ہے۔ چنانچہ تقریب کے آغاز ہی میں قرأت و نعت کے حوالے سے ایوارڈ دینے کے فوراً بعد وہ فرد تقریب سے اٹھ کر چلا گیا۔ اگر اس تقریب کو کسی نے ریکارڈ کیا ہو تو دیکھا جا سکتا ہے کہ اولین چند لمحات کے بعد اس تقریب میں شرکت نہیں کی گئی۔ بایں ہمہ احتیاط کا تقاضا یہی تھا کہ چند لمحات کی شرکت سے بھی انکار کر دیا جاتا (ا- ا)۔

تحریک اسلامی

مسائل — اہداف — حل

خرم مراد

ترجمان القرآن میں محترم خرم مراد نے تحریک اسلامی کو پیش آنے والے مسائل کے حوالے سے اشارات لکھے۔ یہ ان ۷ فکر انگیز تحریرات کا مجموعہ ہے۔

قاضی حسین احمد نے اس کا مقدمہ لکھا ہے

تحریک اسلامی کے حال و مستقبل سے دلچسپی رکھنے والے ہر فرد کے لیے ناگزیر

صفحات : ۳۳۶ قیمت : ۸۰ روپے

منشورات' منصورہ' ملتان روڈ' لاہور- 54570' فون 24-5419520 ,5425356 فیکس : 7832194 (042)